

حضرت مسلم (ع) کون تھے؟

<?xml encoding="UTF-8?>



ایک مختصر

حضرت مسلم، عقیل کے بیٹے تھے۔ وہ تین اماموں (امام علی، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام) کے ہم عصر تھے۔ انہوں نے تیسرے امام حضرت امام حسین (ع) کے زمانہ میں، اپنے امام کے مقاصد کے لئے اپنی جان قربان کردی اور عبیداللہ بن زیاد کے حکم سے شہید کئے گئے۔ وہ اس زمانے میں امام حسین (ع) کے سفیر کی حیثیت سے شہر کوفہ میں تشریف لائے تھے، لیکن کوفیوں کی طرف سے بے وفائی کی وجہ سے عبیداللہ بن زیاد کے سپاہیوں سے تن تنہا لڑنے پر مجبور ہوئے۔ عاشقانہ اور بہادری سے لڑنے کے بعد انہیں پکڑ کر عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا۔ عبیداللہ بن زیاد نے حکم دیا کہ مسلم کو دارالامارہ کی چھت پر لے جا کر ان کے سر کو تن سے جدا کیا جائے۔ اس کے فوراً بعد عبیداللہ بن زیاد کے حکم پر عملی جامہ پہنایا گیا اور انہیں شہید کیا گیا۔ انکا مزار، شہر کوفہ میں پیروان اہل بیت (ع) کی زیارت گاہ ہے۔

تفصیلی جوابات

حضرت مسلم (ع)، عقیل بن ابیطالب کے فرزندوں میں سے ایک با کمال اور صاحب فضیلت بیٹے تھے۔ حضرت عقیل، حضرت علی (ع) کے بھائی اور حضرت ابو طالب (ع) کے دوسرے فرزند تھے [1] اس لحاظ سے وہ حضرت ابو طالب (ع) اور فاطمہ بنت اسد (ع) کے تربیت یافتہ ہیں۔

ان کی والدہ کا نام خلیلہ (یا جلیلہ) تھا، وہ ایک کنیز تھیں جنہیں حضرت عقیل نے شام میں خریدا تھا[2]۔ ان کی شریک حیات جناب "رقیہ" تھیں، جو امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی بیٹی تھیں[3]۔ اس لحاظ سے آپ کو امیرالمومنین علیہ السلام کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔

حضرت عقیل(ع) نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ درک نہیں کیا تھا، کیونکہ شہادت(سنہ ۶۰ ہجری) کے وقت ان کی عمر شریف (ع) ۱۰ سال سے زیادہ نہیں تھی، یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے زمانہ سے سنہ ۶۰ ہجری تک پچاس سال گزرے تھے [4] اور اس بنا پر وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے دس سال بعد پیدا ہوئے ہیں۔

آپ کے فرزند حسب ذیل تھے:

۲۱- عبداللہ و علی، ان کی والدہ رقیہ بنت علی(ع) تھیں۔

۳- مسلم بن مسلم، جن کی والدہ قبیلہ بنی عامر سے تھیں۔

(ع)-عبداللہ، جن کی والدہ ام ولد تھیں۔

۵- محمد

۶- ابراہیم

ان کے دو بیٹوں، محمد اور ابراہیم کے علاوہ تمام بیٹے کربلا میں شہید ہوئے۔ البتہ محمد اور ابراہیم ایک سال تک زندان میں رہنے کے بعد بھاگنے میں کامیاب ہوئے۔ لیکن کچھ مدت کے بعد حارث بن زیاد نامی ایک ظالم کے ہاتھوں پکڑے جانے کے بعد شہید کئے گئے[5]۔ اس لحاظ سے حضرت مسلم(ع) کی نسل سے کوئی فرزند باقی نہیں بچا ہے[6]۔

حضرت مسلم(ع) نے تین اماموں کا زمانہ درک کیا ہے:

۱- حضرت امام علی علیہ السلام کا زمانہ: اس زمانہ میں ان کو حضرت علی علیہ السلام کا داماد بننے کا شرف حاصل ہوا اور رقیہ نام کی ان کی بیٹی سے ازدواج کیا اس طرح وہ حضرت علی علیہ السلام کے علم و فضل سے فیضیاب ہوئے۔

بعض مورخین کے مطابق حضرت مسلم(ع) امیرا لمومنین حضرت علی علیہ السلام کے زمانہ میں (سنہ ۳۶ سے سنہ ۵۰ع) تک بعض فوجی عہدوں پر فائز رہے ہیں، من جملہ جنگ صفین میں جب امیرالمومنین علیہ السلام اپنی فوج کو منظم کر رہے تھے، تو آپ(ع) نے امام حسن(ع)، امام حسین(ع)، عبداللہ بن جعفر اور عقیل کو فوج کے بائیں بازو پر مامور فرمایا[7]۔

۲- حضرت امام حسن علیہ السلام کا زمانہ: اس زمانہ میں حضرت مسلم(ع) حق کی راہ پر گامزن رہے اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے با وفا ترین اصحاب اور ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے[8]۔

۳-امام حسین علیہ السلام کا زمانہ: حضرت مسلم بن عقیل(ع) نے امام حسین علیہ السلام کی محبت و حمایت سے ہاتھ نہیں کھینچا اور کربلا کی تحریک کے ہر اول دستے میں شامل ہوئے اور امام حسین علیہ السلام کے کاروان کے پہلے شہید شمار ہوئے۔ انہوں نے اپنے آٹھ بھائیوں کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام کی راہ میں اپنی جان نچھاور کی[9] -

حضرت مسلم(ع) کی شہادت کا ماجرا:

امام حسین علیہ السلام کا پہلا اقدام حضرت مسلم(ع) کو کوفہ بھیجنا تھا-حضرت مسلم(ع) پہلے مکہ سے مدینہ چلے گئے اور وہاں سے عراق کی طرف روانہ ہوئے اور کوفہ میں مختار کے گھر میں سکونت اختیار کی۔

۳۵ روز بعد (۵ شوال سنہ ۶۰ھ) جب مسلم(ع) کوفہ میں داخل ہوئے تو تقریباً اٹھارہ ہزار افراد نے ان کی بیعت کی۔ اس کے بعد کوفہ کے گورنر کو برطرف کر کے عبیداللہ بن زیاد کو اسکی جگہ پر مقرر کر دیا گیا۔

عبیداللہ بن زیاد نے دھمکی اور لالچ کے ذریعہ لوگوں کو حضرت مسلم(ع) سے دور کیا اور جب حضرت مسلم(ع) تنہا رہ گئے تو عبیداللہ کو ان کی تنہائی کی اطلاع ملی اور انہیں گرفتار کرنے کے لئے ایک فوج روانہ کی۔ اس وقت حضرت مسلم(ع) طوطہ نامی ایک عورت کے گھر میں پناہ لئے ہوئے تھے۔

جب حضرت مسلم نے عبیداللہ بن زیاد کے سپاہیوں کے قدموں کی آہٹ سنی، تو انہوں نے اپنے آپ کو جنگ کے لئے آمادہ کیا، اور دشمن کے سپاہیوں پر تاپڑ توڑ حملے کئے، تو عبیداللہ بن زیاد کے سپاہیوں نے مکروفریب سے کام لیا، چونکہ اب حضرت مسلم(ع) میں جنگ جاری رکھنے کی طاقت نہیں رہی تھی، اس لئے انہوں نے ہتھیار ڈال دئے۔

حضرت مسلم کو عبیداللہ کے پاس لے جایا گیا۔ ان دونوں کے درمیان تلخ کلامی کے بعد عبیداللہ بن زیاد نے حکم دیا کہ حضرت مسلم(ع) کو دارالامارہ کی چھت پر لے جا کر اسی شخص کے ہاتھوں ان کا سر تن سے جدا کیا جائے، جو حضرت مسلم(ع) کے ہاتھوں زخمی ہوا تھا اور اس شخص نے عبیداللہ بن زیاد کے حکم کو عملی جامہ پہنایا[10]۔

حضرت مسلم(ع) کے فضائل:

الف: خاندان کے لحاظ سے:

جیسا کہ بیان ہوا، وہ ایک ایسے شخص کے فرزند تھے جو حضرت ابوطالب(ع) کا تربیت یافتہ تھے اور اسکے علاوہ انہیں حضرت علی علیہ السلام کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا تھا۔ ان کی تربیت و بالیدگی پر ان دو فضیلتوں کے اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ب: مسلم بن عقیل معصومین(ع) کی نظر میں:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: "ان کا

فرزند عقیل تیرے فرزند کی راہ محبت میں قتل کیا جائے گا۔ مومنین کی آنکھیں اس

پر آنسوؤں بھائیں گی اور مقرب فرشتے اس پر درود بھیجیں گے [11]۔"

امام حسین علیہ السلام کوفیوں کے نام لکھے گئے ایک خط میں لکھتے ہیں:

"قد بعثت الیکم اخی و ابن عمی و ثقتی من اهل بیتی" یعنی "میں ایک ایسے شخص کو تم لوگوں کی طرف بھیج رہا ہوں جو میرا بھائی، میرے چاچا کا بیٹا اور ہمارے اہل بیت (ع) میں قابل اعتماد فرد ہے [12]۔"

معصوم کے اس کلام میں حضرت مسلم (ع) کے بارے میں چند قابل فخر فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

۱- بھائی: حضرت امام حسین علیہ السلام نے انہیں اپنا بھائی ہونے کی نسبت دی ہے جبکہ وہ نسب کے لحاظ سے ان کے بھائی نہیں تھے، لیکن اس قدر وفادار تھے کہ ان کے لئے امام حسین علیہ السلام کے بھائی ہونے کا لقب شائستہ تھا۔

۲- قابل اعتماد: اگر امام حسین علیہ السلام حضرت مسلم (ع) کی فضیلت میں صرف یہی ایک جملہ بیان فرماتے تو کافی تھا۔

۳- میرے اہل بیت: یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کلام کے مانند ہے کہ آپ نے حضرت سلمان فارسی کے بارے میں فرمایا ہے -

ج: حضرت مسلم (ع) کا زیارت نامہ:

حضرت مسلم (ع) کی زیارت میں ان کے بہت سے فضائل کے بارے میں اشارہ کیا گیا ہے کہ شاید یہ جملہ سب سے اہم ہو:

"السلام علیک ایہا العبد الصالح المطیع لله و لرسوله و لامیرالمومنین والحسن والحسین علیہم السلام [13]"
یعنی: آپ، یعنی، خدا کے شائستہ بندہ اور خدا، اس کے رسول (ص)، امیرالمومنین اور حسن و حسین کے فرمانبردار پر درود و سلام ہو۔

[1] بلازری، احمد بن یحییٰ، انساب الاشراف، ج ۲، ص ۷۷۔

[2] فاضل، جواد، ترجمہ آل ابوطالب، ترجمہ مقاتل الطالبین، ج ۲، ص ۱۱۹۔

[3] ابوالفرج اصفہانی، مقاتل الطالبین، ۸۶، ترجمہ، ترجمہ مقاتل الطالبین، ۱/۱۱۹۔

[4] جعفریان، رسول، تاملی در نہضت عاشورا، ص ۱۶ (ع)۔

[5] بلازری، احمد بن یحیی، انساب الاشراف، ج ۲، ص ۷۱) محمد کی ماں کا ذکر نہیں کیا ہے اور محمد کے بھائی، ابراہیم کا نام نہیں لیا ہے، جبکہ ابراہیم کے بارے میں اپنے بھائی محمد کے ہمراہ شہید ہونا مشہور ہے؛ نجفی، محمد جواد، زندگانی حضرت امام حسین، ص ۱۳۱۔

[6] ابوالفرج اصفہانی، مقاتل الطالبین، ۸۶؛ فرزندان ابیطالب، ج ۱ ص ۱۱۹۔

[7] سایت حوزه، بے نام، بہ نقل از کامل ابن اثیر

[8] ایضاً۔

[9] ایضاً از مقاتل الطالبین ترجمہ رسولی

[10] جعفریان، رسول، تاملی در نہضت عاشورا، اقتباس از ص ۱۶۵ تا ۱۷۱۔

[11] سایت حوزه با آدرس قبلی۔

[12] دینوری، الامامتہ و السیاستہ، ج ۲ ص ۸

[13] قمی، شیخ عباس، مفاتیح الجنان ص (ع) ۲۰۲۔